REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح

گزشتہ دو دن حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

# "یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا قیامت برپا ہو رہی ہے اور کسی لمحہ بھی آسمان گر پڑیگا"

## مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان کی تباہ کاری کے متعلق وزیر اطلاعات جناب حبیب الرحمن کی نشری تقریر

راولپنڈی ۱۵ مئی۔ اطلاعات اور قومی تعمیر کے شعبہ کے وزیر مسٹر حبیب الرحمن نے کل شام ایک نشری تقریر میں لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی فراخدلانہ مدد کریں۔ آپ نے بتایا کہ صدر ایوب کو طوفان کی تباہی سے سخت صدمہ پہونچا۔ اور انہوں نے صوبہ کے گورنر کو مصیبت زدگان کی فوری امداد کے لئے ۱۵ لاکھ روپے کی رقم دی ہے۔ مسٹر حبیب الرحمن نے کہا مشرقی پاکستان میں مسلسل تباہ کن طوفان آ رہے ہیں۔ اس سے پہلے جو دو طوفان آئے تھے۔ ان سے بے پناہ جانی و مالی نقصان کے زخم ابھی تازہ تھے۔ کہ ۹ مئی کو صوبہ کے آٹھ اضلاع ایک اور خوفناک طوفان کی لپیٹ میں آ گئے۔ اس طوفان سے جو تباہی آئی۔ اس کی شدت کا وہی اندازہ کر سکتے ہیں۔ جنہیں اس تباہی سے دوچار ہونا پڑا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ قیامت برپا ہو رہی ہے۔ اور کسی لمحہ بھی آسمان گر پڑے گا۔ اور وہاں ہمیشہ کے لئے تاریکی چھا جائے گی۔ طوفان سے پہلے بارش آئی مطلع ابر آلود تھا۔ اور خاصی تیز ہوا چل رہی تھی۔ اور نو بجے صبح تک خوفناک طوفان آ گیا۔ سب سے پہلے گھاس پھوس کے جھونپڑے ختم ہوئے۔ اس کے بعد ٹین کی چادریں پتوں کی طرح اڑنے لگیں۔ پھر بڑے بڑے درخت جڑوں سے اکھڑ کر دور جا گرے۔ ٹیلیفون ٹیلیگراف اور بجلی کے تار کٹ گئے۔ ڈھاکہ کئی گھنٹے تک ساری دنیا سے منقطع ہو کر رہ گیا۔ اور شہر میں بجلی کی بہم رسانی کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ طوفان کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ سے کم نہیں تھی۔ جس سے بعض پختہ عمارتیں بھی متاثر ہوئیں۔ اگر محکمہ موسمیات نے طوفان کی قبل از وقت پیشگوئی نہ کی ہوتی۔ تو بے پناہ جانی نقصان ہوتا۔ مسٹر حبیب الرحمن نے کہا۔ کہ مشرقی پاکستان کے عوام نے حسب سابق اس دفعہ بھی بڑی ہمت، عزم اور جرأت سے طوفان کا مقابلہ کیا۔ آپ نے امدادی کام کے

سلسلہ میں حکومت کی مساعی کا بالتفصیل ذکر کیا اور توقع ظاہر کی کہ صوبائی گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کو طوفان زدگان کی بحالی و امداد کے کام میں تمام سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں اور بنیادی جمہوریتوں کی امداد اور تعاون حاصل ہوگا۔ مسٹر حبیب الرحمن نے طوفان میں ہلاک ہونے والوں کے رشتہ داروں سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

## طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۳۱ تک پہنچ گئی

### متاثرہ علاقوں میں امدادی کام زور شور سے جاری ہے

ڈھاکہ ۱۵ مئی۔ ضلع فرید پور کے گوپال گنج سب ڈویژن سے تین مزید اموات کی اطلاع ملی ہے۔ اور اس طرح مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۳۱ تک پہونچ گئی ہے۔ دریں اثناء طوفان سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کام زور شور سے جاری ہے۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد (سرکاری اندازہ کے مطابق) ضلع وار یہ ہے:۔ نواکھلی ۵۱۔ کھلنا ۵۶۔ باریسال ۳۸۔ فرید پور ۴۳۔ کمیلا ۲۶۔ ڈھاکہ ۱۴۔ سلہٹ ۴۔

## وزیر تجارت رنگون جانے کیلئے روانہ ہو گئے

ڈھاکہ ۱۵ مئی۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمن رنگون جانے کے لئے چاٹگام روانہ ہو گئے۔ آپ کل راولپنڈی سے یہاں پہونچے تھے وزیر تجارت گیارہ ارکان پر مشتمل ایک تجارتی وفد کے قائد کی حیثیت سے رنگون جا رہے ہیں۔ وفد کے بعض ارکان جن میں نو غیر سرکاری ارکان شامل ہیں چاٹگام میں وزیر تجارت سے ملیں گے۔

## فضائی حادثوں میں ۸۵۰ ہلاک

اوٹاوا ۱۵ مئی۔ بین الاقوامی شہری ہوابازی کے ادارہ کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۶۰ء میں ۸۵۰ افراد ہوائی حادثوں میں ہلاک ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں ہوائی حادثوں کے باعث ۵۷۰ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ فضائی حادثات میں جانی نقصان کی شرح ۱۰ کروڑ مسافروں کے مقابلہ میں ۸۰ء کے برابر ہے۔ سنہ ۱۹۶۰ء میں کل ۳۲ طیارے تباہ ہوئے جن میں سے صرف تین جیٹ طیارے تھے اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیٹ طیاروں میں سفر نسبتاً زیادہ محفوظ ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ دس برس میں بین الاقوامی فضائی ٹریفک میں اکیس فی صد اضافہ ہوا۔ اس رپورٹ میں چین اور روس کے اعداد و شمار شامل نہیں۔

## بیس افریقی ملکوں کا مشترکہ اعلان

منروویا ۱۵ مئی۔ لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں ۲۰ افریقی ملکوں کے نمائندوں کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس کے خاتمہ پر ایک مشترکہ بیان میں اقوام متحدہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔

## محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی علالت

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۵ مئی۔ کل صبح ۵ بجے کے قریب محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ کھڑے کھڑے فرش پر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے۔ اس کے بعد تشنج کا دورہ شروع ہو گیا۔ جو کچھ وقت جاری رہا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ طبیعت بہتر ہو گئی۔ ۸½ بجے کے قریب اسی قسم کا ایک اور دورہ ہوا اور گیارہ بجے بھی۔ اس کے بعد شام تک نیم غشی کی حالت میں رہے۔ البتہ درمیان میں پوری پوری ہوش آ جاتی رہی ہے۔

آج صبح طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خصوصیت کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ رمئی ۶۱ء

# ایک احمدی کو اسلامی اخلاق کا نمونہ پیش کرنا چاہئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ کو اسلئے کھڑا کیا ہے تاکہ تجدید واحیائے دین کا کام جو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضور علیہ السلام کے سپرد کیاہے اس کام کو باحسن طریق سرانجام دیا جائے۔ اس کام کے دو پہلو ہیں جو اہمیت کے لحاظ سے لازم ملزوم ہیں اوّل یہ کہ ہر فرد جماعت اسلامی اخلاق کا اپنے آپ کو نمونہ بنائے اور نہ صرف مقررہ اسلامی عبادت کو اخلاص اور جوش سے بجالائے بلکہ اسلامی اخلاق کا ایک مجسمہ بن جائے اور تقوی اسکے ہر عمل سے نمایاں ہو۔ دوسرا پہلو جو دراصل اوّل ہی کا مظاہرہ ہے وہ یہ ہے کہ تہذیب نفس کے ساتھ وہ اللہ تعالےٰ کے دین کو دوسروں تک پہنچائے اور ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی کوشش کرے اور دنیا کو اسلامی نیکی کا مظہر بنائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جب تک انسان خود اسلامی اخلاق کا نمونہ نہ بنے محض عقاید صحیحہ کوئی معنی نہیں رکھتے اور نہ تبلیغ واشاعت اسلام کے لئے اس کی سعی کامیاب ہو سکتی ہے۔ ایک شخص جو خود گندے لباس سے ملبوس ہو دوسروں کو پاکیزہ لباس پہننے کی ترغیب کس طرح دے سکتا ہے۔ جو طبیب خود بیمار ہو وہ دوسروں کا علاج کس طرح کر سکتا ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ اے طبیب پہلے اپنا علاج کر۔۔۔ جب تک انسان خود نیک نہ ہو دوسروں کو نیکی کی طرف کس طرح رہنمائی کر سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں تبلیغ واشاعت اسلام کیلئے زور دیا ہے وہاں تہذیب نفس کے لئے بھی بڑا زور دیا ہے اور مختلف پیراؤں سے یہ حقیقت واضح فرمائی ہے کہ مکارم اخلاق کے بغیر کوئی شخص جماعت کا رکن نہیں بن سکتا اور نہ اس کی بیعت کوئی فائدہ دے سکتی ہے۔ آپ نے اپنی تصانیف میں جہاں عقاید صحیحہ کی مدلل وضاحت فرمائی ہے وہاں مکارم اخلاق پیدا کرنے کے لئے بھی جابجا تلقین فرمائی ہے۔ اس لئے جو شخص جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہے وہ جماعت کا رکن شمار نہیں ہو سکتا جب تک وہ اسلامی اخلاق کا ایسا نمونہ نہ بن جائے کہ اس کو دیکھ کر ہر کوئی پکار اٹھے کہ "یہ شخص احمدی ہے"۔ یہ گناہ سے اپنا دامن آلودہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ کی اس تلقین اور آپ کے اپنے نمونہ کا یہ اثر ہے کہ واقعی جماعت احمدیہ نے دوسروں میں اپنا نام نیکی اور پاکیزگیٔ اطوار میں پیدا کیا ہے اور سینکڑوں غیر لوگوں نے شہادت دی ہے کہ یہ جماعت انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے واقعی ایک نمونہ کی جماعت ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم نے اپنے ایک لیکچر میں جو آپ نے ۱۹۱۱ء میں علی گڑھ میں انگریزی زبان میں دیا تھا اور جس کا ترجمہ مولانا ظفر علی خان صاحب نے کر کے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا تھا صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا
ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں
ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ 'قادیانی'
کہتے ہیں"

دیوان سنگھ مفتون مشہور ایڈیٹر "ریاست" نے بارہا اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر لکھا کہ ایک احمدی گناہ سے اس طرح بدکتا ہے جس طرح گھوڑا اپنے سائے سے بدکتا ہے۔ الغرض احمدیوں کے اخلاق کے متعلق غیروں کی گواہیاں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تربیت اور تادیب جن اصولوں پر کی ہے وہ کارگر ہوئے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

ہم نے اوپر کہا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں مکارم اخلاق کی تلقین مختلف اور مؤثر پیراؤں میں فرمائی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں جو باتیں آپ نے فرمائی ہیں نہایت پر اثر ہیں۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ انجیل میں یسوع مسیح کا جو پہاڑی وعظ ہے اور جو بڑا مشہور ہے جس کی عیسائی بڑی تعریف کرتے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی ایسی تحریریں ہیں کہ وہ "پہاڑی وعظ" سے بھی اسلوب بیان نفس مضمون اور تاثیر کے لحاظ سے زیادہ اہم ہیں۔ ذیل میں ایک اقتباس بطور نمونہ نقل کیا جاتا ہے:۔

"ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قماربازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں انکی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمارباز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعلساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔ وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست ونابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔"

یہ ایک نمونہ ہے ورنہ آپ نے اپنی تصانیف میں ہر موقع پر اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت اور اخلاق مکارمہ پیدا کرنے کیلئے باتیں فرمائی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جنہوں نے جماعت کی اس طرح تربیت کی ہے کہ غیروں سے بھی داد تحسین اس کو حاصل ہوئی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ہے چونکہ یہ جماعت اسی نے اپنے دین کی تجدید واحیا کے لئے کھڑی کی ہے اس لئے اس نے کمال فضل سے جماعت کی تربیت کے اصول بھی سمجھائے ہیں اور سعید روحوں نے ان پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے اور کوشش کرے کہ ان مکارم اخلاق میں کمال پیدا کرے۔ جن کی طرف آپ نے ہماری بار بار توجہ دلائی ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسے مکارم اخلاق کے بغیر ہماری ہر جدوجہد بیکار اور بے اثر ہے۔ خواہ ہم کتنے بھی زیادہ چندے دیں اور خواہ ہم کتنی بھی زیادہ زبانی تبلیغ کریں۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک ہم خود اسلامی اخلاق کا پیکر نہ بن جائیں جب تک ہمارے اعمال سے اسلام کی شعاعیں اس طرح نہ پھوٹیں جس طرح سورج سے سورج کی شعاعیں پھوٹتی ہیں ہم دوسروں کو کس طرح روشنی دے سکتے ہیں۔ جب ہمارا اپنا چراغ بجھا ہوا ہو تو ہم دوسروں کے چراغ کس طرح روشن کر سکتے ہیں۔

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۳ پر)

# ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## احمدی نوجوانوں سے خطاب

## ترقی کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کی جائے

### اپنی ذمہ واریوں کی اہمیت کو سمجھو اور اس کے مطابق اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔
آج میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان کو اپنے اندر

### محنت اور قربانی کی عادت

پیدا کرنی چاہیئے اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ کسی قوم کی حالت ترقی پذیر نہیں ہو سکتی جب تک اس قوم کے خواص و عوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو دنیا میں قوموں پر کئی شکلوں میں مشکلات اور کئی صورتوں میں ابتلاء آتے رہتے ہیں مگر ان سب کا جواب صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ استقلال اور بہادری سے ایسی مشکلات کا مقابلہ کیا جائے مگر یہ روح تبھی پیدا ہو سکتی ہے جب نوجوان اپنی ذمہ واریوں کو سمجھتے ہوئے ان کے مطابق کام بھی کریں یعنی جتنی زیادہ ذمہ واریاں ہوں اتنا ہی زیادہ کام بھی کیا جائے۔ کیونکہ جب تک اندازے کے مطابق کام نہ کیا جائے وہ کبھی نتیجہ خیز نہیں ہوا کرتا اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی دفعہ

### ایک مثال

بیان فرمایا کرتے تھے کہ کسی بھوکے کے منہ میں صرف ایک لقمہ روٹی کا دے دینے سے اس کی بھوک دور نہیں ہو سکتی اور کسی پیاسے کے منہ میں ایک قطرہ پانی ڈال دینے سے اس کی پیاس نہیں رک سکتی یعنی جب تک بھوکے کو اتنی غذا نہ مہیا کی جائے جس سے اس کا پیٹ بھر سکے یا جب تک ایک پیاسے کو اتنا پانی نہ دیا جائے جس کو وہ سیر ہو کر پی سکے اس وقت تک نہ وہ بھوکا اور نہ ہی وہ پیاسا بھوک اور پیاس کی تڑپ کو دور کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی صحت قائم یا بحال ہو سکتی ہے

### یہی حال کاموں کا بھی ہوتا ہے

جتنا بڑا کام ہو اتنی ہی اس کے لئے محنت صرف کی جائے۔ تو وہ ختم کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں اگر کام تو بڑا ہو اور انسان زور تھوڑا لگائے یا محنت کم کرے تو وہ اس کو کبھی سر انجام نہ دے سکے گا مثلاً اگر کسی دریا کا کنارہ ٹوٹ جائے تو اگر کوئی شخص وہاں مٹھی سے مٹی ڈالنا شروع کر دے تو خواہ وہ کتنی بھی مٹھیاں ڈالے مٹی بھی ضائع ہو جائے گی اور دریا کا پانی بھی نہ رک سکے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس کنارے پر ایک ایک پتھر پھینکنا شروع کر دے تو وہ پتھر پانی کے تیز بہاؤ کے ساتھ ہی بہتے چلے جائیں گے اور سوائے اس کے کہ اس شخص کا وقت ضائع ہو اور کوئی نتیجہ نہ نکل سکے گا۔ البتہ اس کام کے لئے اگر یہ انتظام کر دیا جائے کہ اتنے پتھر اور اتنی مٹی وہاں پھینکی جائے جو پانی کو روک سکیں تو پہلے پانی کا زور ٹوٹنا شروع ہو جائے گا۔ اور پھر آہستہ آہستہ پانی بالکل رک جائے گا۔ مثلاً پہلے پانی کے بہاؤ کی طاقت سو تھی اور جب اس طاقت کے مقابلہ میں اتنی مٹی اور پتھر ڈال دئے گئے جن کی طاقت دس تھی تو پانی کی طاقت نوّے رہ جائے گی۔ پھر اگر اتنے ہی پتھر مٹی اور ڈال دئے جائیں تو پانی کی طاقت اسّی ہو جائے گی اور مٹی اور پتھروں کی طاقت بیس ہو جائے گی اسی طرح جتنی جتنی مقدار میں پتھر اور مٹی ڈالی جائے گی اتنی اتنی مقدار میں پانی کی طاقت کم ہوتی جائے گی۔ آخر ہوتے ہوتے مٹی اور پتھروں کی طاقت پانی کے مقابلہ میں زیادہ ہو جائے گی اور پانی رک جائے گا پس

### کام کے مطابق طاقت

کو خرچ کیا جائے تو کام ہو سکتا ہے ورنہ دریا کے شکستہ کنارے پر مٹھی سے مٹی پھینکنے والا شخص یقیناً پاگل کہلائے گا کیونکہ جب تک کام کے اندازے کے مطابق زور نہ خرچ کیا جائے۔ اس وقت تک صحیح نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا بلکہ اندازہ سے کم یا زیادہ طاقت خرچ کرنا پاگل پن کی بات ہو گی۔ ایک دفعہ ہم ڈلہوزی گئے اس وقت میری عمر کوئی بیس بائیس سال کی ہو گی ان دنوں ایک پادری فرگوسن جو اپنے آپ کو عیسائیت کا بہت بڑا عالم سمجھتا تھا اور سیالکوٹ میں عیسائیت اسی کے ذریعہ پھیلی تھی وہ بھی ڈلہوزی میں تھا اس کی عمر اس وقت ستر اسّی سال کے درمیان تھی وہ شام کو بازار میں اشتہار تقسیم کیا کرتا تھا کہ کوئی شخص تثلیث اور کفارہ کے مسائل پر مجھ سے بحث کرے اس زمانے میں ڈلہوزی کی آبادی بہت کم تھی صرف چند کوٹھیاں تھیں (یہ ۱۹۱۱ء کی بات ہے) وہاں اس بات کا چرچا شروع ہوا کہ یہ عیسائی زیادہ تر اسلام پر حملے کرتا ہے مگر یہاں کے مولوی ہنستے ہیں کہ ہیں اسکے

### اعتراضات کا جواب

نہیں آتا ہم وہاں ایک ایسے مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے جو تھا تو بالاخانہ مگر اس کی چھت میں پیر دھنس جاتے تھے اور اس کی چھت سے پانی بھی ٹپکتا تھا۔ ہم نے وہاں لمبے لمبے پھٹے بچھوائے ہوئے تھے تاکہ پیر نہ دھنسے ایک داروغہ عبدالغفور صاحب جو فیروزپور کے رہنے والے تھے وہاں ان کے اپنے مکانات تھے وہ گو احمدی نہ تھے مگر انہیں احمدیت سے بغض بھی نہ تھا۔ انہوں نے

اصرار کیا کہ آپ ہمارے گھر چلے آئیں۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا کہ ہم اس شرط پر جاتے ہیں کہ ہمارا کھانے کا انتظام اور باورچی وغیرہ اپنا ہو گا۔ اور ہم آپ کو اور کوئی تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے مان لیا اور ہم ان کے ہاں چلے گئے کھانے کا انتظام ہم نے اپنا کر لیا تھا مگر وہ داروغہ صاحب صبح شام کچھ نہ کچھ اپنے گھر سے پکوا کر ضرور لے آیا کرتے تھے کچھ مسلمان جو اس پادری کے اعتراضات سے تنگ آ چکے تھے میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ اس پادری سے بات چیت کریں۔ مجھے اس وقت کچھ زیادہ واقفیت تو نہ تھی مگر توکلاً علی اللہ میں نے ان کی بات مان لی اور پادری صاحب کے گھر چلے گئے

### بحث شروع ہوئی

میں نے کہا پہلے تثلیث پر بحث ہو گی اور پھر کفارہ پر مگر پادری زیادہ تر کفارہ پر بحث کرنے پر زور دیتا تھا آخر وہ میرے اصرار پر مان گیا کہ تثلیث پر بحث ہو میں نے پادری صاحب سے سوال کیا کہ یہ سامنے میز پر جو پنسل پڑی ہے اگر آپ اس کو اٹھانا چاہیں اور اپنے بیرہ اور خانساماں کو آوازیں دیں کہ او بیرہ اور خانساماں ادھر آئیو اور جب وہ آ جائیں اور ادھر آپ ہم کو بھی بلا لیں اور جب ہم سب جمع ہو جائیں اور پوچھیں کہ کیا کام ہے تو آپ کہیں کہ یہ پنسل اٹھا دو تو ہم سب آپ کے متعلق کیا خیال کریں گے پادری صاحب کہنے لگے اگر میں ایسا کروں تو یقیناً پاگل سمجھا جاؤں گا۔ میں نے کہا اب آپ مجھے بتائیے کہ کیا دنیا کو خدا باپ نے پیدا کیا ہے یا خدا بیٹے نے پیدا کیا ہے یا خدا روح القدس نے پیدا کیا ہے انہوں نے کہا سب نے مل کر پیدا کیا ہے میں نے کہا کیا اس کے پیدا کرنے کی خدا روح القدس میں طاقت تھی یا نہیں؟ یا خدا باپ میں یہ طاقت تھی یا نہیں؟ پادری صاحب نے کہا ان دونوں میں بھی تھی کہ وہ اکیلے پیدا کر سکتے میں نے کہا پھر کیا وجہ ہے کہ وہی کام جس کو خدا باپ آسانی سے کر سکتا ہے۔ خدا روح القدس آسانی سے کر سکتا ہے۔ خدا بیٹا آسانی سے کر سکتا ہے۔ اسے تینوں نے مل کر کیا۔ یہ تو ویسی ہی بات ہے جیسے پنسل اٹھانے کے لئے کئی آدمی جمع ہو جائیں۔ اس پر وہ پادری شرمندہ سا ہو گیا اور کہنے لگا یہ

### تثلیث کا مسئلہ

کچھ اس قسم کا ہے کہ اس کی سمجھ آنی مشکل ہے ہماری اصل بنیاد تو کفارہ پر ہے۔ جب کفارہ پر بات چیت ہوئی تو اس میں بھی خدا کے فضل سے ہمیں کامیابی ہوئی غرض کسی کام کو کرتے وقت اس پر اس کے اندازہ سے زیادہ زور لگایا

جائے تو بھی اور کم زور لگایا جائے تو بھی درست نہیں ہوتا اگر کوئی شخص قطب مینار کو اپنے کندھے کے زور سے ہلانا چاہے تو وہ پاگل گردانا جائے گا یا اگر کوئی شخص ہمالیہ پہاڑ کو اپنے بوٹ سے ٹھڈے مار رہا ہو اور اس سے کوئی پوچھے کہ کیا کر رہے ہو تو وہ کہہ دے ہمالیہ کو گرا رہا ہوں تو وہ پاگل ہوگا اور کوئی اس کو عقلمند نہیں کہہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جتنے حواس رکھے ہیں ان میں ایک حس موازنہ کی بھی ہے اور اس حس کے ذریعہ ہم کام کے مطابق طاقت کا اندازہ لگاتے ہیں حواس خمسہ تو پرانے زمانہ کی اصطلاح ہے جو ابھی تک چلی آرہی ہے حالانکہ ایک شخص جس کی آنکھیں ناک کان ہاتھ اور زبان بالکل ٹھیک ہوں وہ پاگل بھی ہو جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں اس کے حواس بجا نہیں حالانکہ اس کی آنکھیں سلامت ہوتی ہیں کان ٹھیک ہوتے ہیں ہاتھ کام کرتے ہیں زبان چلتی ہے اور ناک درست ہوتی ہے اس وقت اس کو جو پاگل کہا جاتا ہے تو

## اس کی صرف یہ وجہ ہوتی ہے

کہ اس کے موازنہ کی حس ماری گئی ہے اور وہ اپنے حواس خمسہ کے سلامت ہونے پر بھی پاگل کہلاتا ہے اب جب کہ علم النفس کے ماہرین نے ترقی کی تو انہوں نے بتایا کہ حواس پانچ نہیں بلکہ زیادہ ہیں ایک حس یہ بھی ہے کہ گرم پانی میں ہاتھ ڈالو تو گرم معلوم ہو اور سرد میں ڈالو تو سرد معلوم ہو یہ گرمی اور سردی کی حس ہے اس کے علاوہ ایک حس موازنے کی ہوتی ہے۔ یعنی بعض دفعہ کوئی چیز اندھیرے میں پڑی ہوتی ہے تو ممکن ہے ...... انسان اس کو پیری سمجھے مگر وہ در اصل گوبر ہو یہ غلطی کیوں ہوئی اندھیرے کی وجہ سے آنکھوں نے نہیں بتایا کہ یہ چیز کتنی وزن دار ہے پس حسِ موازنہ سے انسان کام کے مطابق طاقت کا اندازہ کر سکتا ہے مثلاً ایک کیلا زمین میں گڑا ہو تو وہ پہلی دفعہ زور لگانے سے نہیں نکل سکتا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اسکے زمین میں گڑے ہونے سے اس کا موازنہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ پہلی دفعہ طاقت لگانے سے نہیں نکلے گا دوسری یا تیسری دفعہ نکل آئے گا۔ کیونکہ موازنہ کر چکنے کے بعد تمہارے دماغ نے حکم دیا ہوگا کہ اگر اتنی طاقت لگاؤ گے تو نکال سکو گے پس چیزوں کے موازنہ کی حس میں خرابی ہو جانے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے یعنی جب وہ طاقت کا اندازہ نہ کر سکے یا چیزوں کے وزن کا اندازہ نہ کر سکے یا

## انسان کی حقیقت

کا اندازہ نہ کر سکے یا کڑوی میٹھی چیزیں امتیاز نہ کر سکے باقی حواس خمسہ جو عوام میں مشہور ہیں ان میں کوئی خرابی واقع ہونے سے پاگل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کسی شخص کا ہاتھ کٹ جائے تو وہ پاگل نہیں ہوگا کسی کی آنکھ جاتی رہے تو اسے کوئی پاگل نہ کہے گا یا اس کی ناک یا زبان

## کٹ جائے

تو کوئی پاگل نہ کہے گا۔ پاگل ایسے شخص کو کہا جائے گا جو فرض کرو ایک بڑے بلند مینار کو انگلی لگا رہا ہو اور کسی کے سوال کرنے پر وہ کہے کہ میں اس مینار کو گرانا چاہتا ہوں یا ایک بڑے تناور درخت کو انگوٹھے سے دبا رہا ہو اور کہے کہ میں اس کو گرانا چاہتا ہوں۔ پس جس شخص کی موازنہ کی حس میں خرابی ہو اسے ہی لوگ حواس باختہ کہا کرتے ہیں مجھے ایک دفعہ ایک ڈاکٹر صاحب ریل کے سفر میں مل گئے انہوں نے ذکر کیا کہ میں بارہ سال سے پاگل خانے میں رہتا ہوں مجھے ڈر آتا ہے کہ میں بھی کہیں پاگل نہ ہو جاؤں آپ میرے لئے دعا کریں پھر وہ کہنے لگے اگر آپ کبھی لاہور آئیں تو آپ کو پاگل خانہ کی سیر کراؤں گا نگران کی بات سن کے

## مجھے تعجب ہوا

کہ انہیں کیوں اس قسم کا وہم ہو رہا ہے کہ پاگل خانے کا اثر ان پر نہ ہو جائے۔ ہم ان ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پاگل خانہ دیکھنے گئے انہوں نے مختلف پاگل ہمیں دکھائے ایک پاگل ان میں میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ہم جماعت تھے۔ ہمارے ساتھ اسی وقت چراغ چپراسی تھا جسے وہ جانتا تھا اس نے چراغ کو پہچان لیا اور کہا سناؤ چراغ! کیا حال ہے ہمارے لئے کیا لائے اسمٰعیل (ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب) کہاں ہیں چراغ تو اس کی باتیں سنکر گھبرا گیا مگر ڈاکٹر صاحب نے اس پاگل سے کہا میر صاحب ابھی آتے ہیں تمہارے لئے تحفے لائیں گے ایک اور پاگل انہوں نے دکھایا جو اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا اور ڈبل ایم اے تھا ڈاکٹر صاحب نے اس کے متعلق بتایا کہ یہ بالکل خاموش بیٹھا رہتا ہے اور کھاتا پیتا کچھ نہیں اس کی ناک میں نلکی لگا کر ہم اسکو دودھ پلاتے ہیں پھر ہم آگے گئے باورچی خانہ دیکھا وہاں بھی پاگل ہی کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ باورچی خانے میں یہ لوگ خود ہی کام کرتے ہیں جن کی حالت ذرا اچھی ہوتی ہے

اُن کو یہاں لگا دیا جاتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ دو پاگل بینگن چیر رہے تھے وہ بینگن پر چھرا مار کر آدھا اُدھر پھینک دیتے تھے اور آدھا رکھ لیتے تھے ایک نمک پیس رہا تھا وہ پیستا جاتا تھا اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد مٹھی میں نمک بھر کر پھکے مارتا جاتا تھا اور کہتا تھا خدا جانے پسا ہے یا نہیں اسی طرح ایک مرچیں کوٹنے والے کو دیکھا وہ کوٹتا جائے اور ساتھ ہی منہ میں ڈال کر کہے خدا جانے باریک بھی ہوئی ہیں یا نہیں اس کے بعد کچھ خطرناک پاگل قیدی دیکھے جو عجیب عجیب قسموں کے تھے ایک نبی کا دعوےٰ کرتا تھا سامنے آیا اور کہنے لگا میں مہدی ہوں ایک اور شخص کہتا تھا میں ایڈورڈ ہوں ان لوگوں کے اندر

## صرف موازنہ کی غلطی

تھی اپنے آپ کو ایڈورڈ کہنے والا یہ اندازہ نہ لگا سکتا تھا کہ ایڈورڈ کتنا بڑا ہوتا ہے اگر وہ اندازہ لگا سکتا تو وہ اپنے آپ کو ایڈورڈ نہ کہتا اسی طرح مہدی کہنے والا بھی اندازہ نہ کر سکتا تھا۔ ہم آگے گئے تو وہاں ایک امیر پاگل کو دیکھا وہ سارا دن شطرنج کھیلتا رہتا تھا اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک شخص دکھایا اور کہا یہ پٹیالہ کے علاقہ کے بڑے بزرگ آدمی ہیں اور ان سے کہا کہ یہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بیٹے ہیں۔ اس پاگل نے جو اس وقت پاگل معلوم نہ ہوتا تھا۔ میرے ساتھ بات شروع کر دی اور کہا میں نے براہین احمدیہ پڑھی ہے میں نے سرمہ چشم آریہ اور دوسری بہت سی کتابیں مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پڑھی ہیں انہوں نے خوب آریوں کا مقابلہ کیا اسی طرح وہ بڑی مدلل باتیں کرتا جائے۔ میں نے اس سے کہا آپ یہاں کیسے آگئے اس نے کہا

## بات تو در اصل یہ ہے

کہ مجھے شرارت سے یہاں بھیج دیا گیا ہے۔ میری بہت سی جائداد تھی جس پر میرا بھائی قبضہ کرنا چاہتا تھا اسی کا یہ سب شرارت ہے ورنہ (ڈاکٹر صاحب کی طرف اشارہ کر کے) ان سے پوچھو میں ہرگز پاگل نہیں ہوں۔ مجھے خود اسکی باتیں سنکر تعجب ہوا کہ اسے کیوں پاگلخانے میں رکھا گیا ہے ہم آگے چلے تو وہ بھی ہمارے ساتھ چل پڑا اور تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا باقی سب باتیں تو ٹھیک ہیں مگر مرزا صاحب سے ایک غلطی ہو گئی ہے میں نے پوچھا کیا غلطی؟ وہ کہنے لگا۔ دیکھو یٰعیسیٰ انی متوفیک الخ کے مرزا صاحب ہمیشہ یہی معنے کرتے رہے کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا حالانکہ اس کا مطلب صاف ہے کہ اے عیسیٰ میں تیرے جہلم کی روٹی پکاؤں گا اب میں نے سمجھا کہ اس کی حالت دگرگوں ہو رہی ہے اتنے میں ایک اور پاگل دوڑتا ہوا آیا اور

پٹیالہ والے سے مخاطب ہو کر بڑے جوش کے ساتھ کہنے لگا لاؤ میرے چھ پیسے نکالو میرے چھ پیسے اس نے کہا میرے پاس نہیں ہیں مگر وہ مانگنے والا اسی جوش میں چھ پیسوں کا مطالبہ کرتا جاتا تھا میں نے اپنی جیب میں سے ایک دونی نکال کر اس کو دی اسکے بعد پٹیالہ والے مولوی صاحب کا رنگ متغیر ہوتا شروع ہوا اور وہ جوش میں آ کر کہنے لگے میں محمود غزنوی ہوں جس نے سومنات فتح کیا تھا۔ اب مجھ پر یہ عقدہ کھلا کہ ڈاکٹر صاحب کا وہم واقعی کسی حد تک درست ہے اور ایسے لوگوں میں اتنا عرصہ رہنے سے اگر خود بھی پاگل ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو کوئی عجیب بات نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اندازے کی غلطیوں کا نام ہی جنون ہے پس میں

## نوجوانوں سے پوچھتا ہوں

کہ کیا تمہاری زندگیاں ٹھیک اسی طرح کاموں میں لگی ہوئی ہیں جیسا کہ تمہارا ادعا ہے تم کہتے ہو ہم ساری دنیا میں اسلام کا پرچم لہرائیں گے مگر تمہارا عملی پہلو اس کے مطابق نظر نہیں آتا تم میں سے بعض دکانداری میں کمزور ہیں بعض نمازوں میں سستی کرتے ہیں دینی مطالعہ کی پرواہ نہیں کرتے لغو باتیں کرتے رہتے ہیں۔ تمہارے ذمے کتنا بڑا کام لگایا گیا ہے مگر تمہیں اس کا احساس تک بھی نہیں ہے اور نہ تمہیں اپنے کام کی طرف پوری توجہ نہیں ہے لوگوں نے آہستہ آہستہ ہر قسم کے دنیوی علوم پر قبضہ کر لیا ہے مگر تمہاری آنکھ ہی نہیں کھلتی۔ آج میں تمہیں واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ خالص مذہبی دنیا میں کبھی ہر قسم کے لوگوں میں تغیر پیدا نہیں کر سکا یعنی یہ کبھی نہیں ہوا کہ سب لوگ تبلیغ سے ہی مان گئے ہوں آخر ایک وقت ضرور ایسا آتا ہے۔ جبکہ دوسرے امور میں بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے پس جب تک تم مخالف کے مقابلہ میں ہر قسم کے دنیوی علوم نہیں سیکھو گے اور ان علوم میں امتیازی مقام حاصل نہیں کرو گے اس وقت تک وہ تمہاری فوقیت کا اقرار نہیں کرے گا تمہیں چاہیئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر بنو اور ہر فن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔

ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی مباحثہ میں گئے وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کر دیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے تمہارا جو مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کرلے حدیث میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کرلے فقہ میں مقابلہ کرنا چاہے تو کرلے عربی فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہے تو کرلے عروض اور اگر شعر اور دوھڑے بولنا چاہے تو بولے اور اگر اسے اپنی طاقت پر ناز ہے تو میرے ساتھ بینی پکڑ لے اس پر وہ سب خاموش ہو گئے پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہیئے جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کر سکو گے۔ پس

**اپنی ہمتوں کو بلند کرو**

اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آگئی ہر روز رات کو سونے سے پیشتر سوچو کہ دن میں تم نے کتنا کام کیا۔ اگر

تم روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہوگا اور اس وقت تمہارا وجود سلسلہ کے لئے مفید ہوگا ورنہ جیسے ہمالیہ پہاڑ کو بوٹ سے ٹھڈے لگانے والا پاگل ہے تم بھی پاگل سمجھے جاؤ گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارا کام ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ اگر تم پاگل نہیں کہلوانا چاہتے تو محنت اور قربانی کی عادت ڈالو۔

---

درخواست دعا:۔ چوہدری کرامت اللہ صاحب بغرض علاج لندن گئے ہوئے ہیں سب بہن بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (بیگم مسعود احمد دھنیا) لاہور

---

# وصیّت کی اہمیت

## دسواں حصہ تو وصیّت کا اقل ترین معیار ہے

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۳۶ء کا ایک اقتباس غیر موصیوں اور موصی احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ خطبہ آج سے ۲۵ سال پہلے کا ہے مگر آج بھی یہ ارشادات اسی ضرورت و اسی اہمیت کے حامل ہیں جن کے حامل اس وقت تھے جب حضور نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ حضور کے ان ارشادات سے جہاں وصیت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی پڑتی ہے وہاں یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ جن دوستوں نے ابھی وصیت نہیں کی انہیں وصیت کرنی چاہیئے اور جو وصیت کر چکے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اپنے معیار وصیت کو بلند کرنا چاہیئے۔

"میں اس خطبہ کے ذریعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ...... وصیّت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں ابھی تک جنہوں نے وصیت نہیں کی وہ وصیت کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔ مگر $\frac{1}{10}$ کی وصیت اقل ترین معیار ہے یعنی یہ تھوڑے سے تھوڑا حصہ ہے جو وصیت میں دیا جا سکتا ہے مگر مومن کو یہ نہیں چاہیئے کہ چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا مومن بننے کی کوشش کرے بلکہ بڑے سے بڑے درجہ کا مومن بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ رشتہ داروں اور لواحقین کو مدنظر رکھ کر کہا گیا ہے کہ $\frac{1}{3}$ حصہ سے زیادہ وصیت میں نہ دے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ $\frac{1}{10}$ سے زیادہ نہ دے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر دوست $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرنے پر کفایت کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان کا یہ خیال ہو کہ وصیت کا مفہوم $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرنا ہی ہے حالانکہ یہ ادنیٰ مقدار بیان کی گئی ہے اور مومنوں کے لئے یہی بات مناسب ہے کہ جس قدر زیادہ حصہ دے سکے دے۔ ایمان اور مومن کی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے تو یہی ہونا چاہیئے کہ جو وصیت کرے $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت کرے ہاں جو اتنا حصہ مجبوراً نہ دے سکے وہ اس سے کم دیدے بلکہ اصل وصیت $\frac{1}{3}$ حصہ کا نام ہے ہاں جو یہ نہ دے سکے وہ اس سے کم دے سکتا ہے۔" (ماخوذ الوصیت شائع کردہ)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

---

تنقید و تبصرہ

# "علیؓ و عائشہؓ"

- تالیف عمر ابو النصر • ترجمہ:۔ شیخ محمد احمد پانی پتی
- پبلشر:۔ مقبول اکیڈیمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور • قیمت:۔ تین روپے
- ضخامت:۔ ۲۰۶ صفحات • کاغذ و طباعت:۔ عمدہ اور دیدہ زیب

زیر نظر کتاب لبنان کے مشہور مورخ ادیب عمر ابو النصر کی تالیف ہے جسے شیخ محمد احمد پانی پتی نے اردو کے قالب میں ڈھالا اور مقبول اکیڈیمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور نے نہایت عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کیا ہے کتاب مجلد اور نہایت خوبصورت گرد پوش سے آراستہ ہے۔

عمر ابو النصر نے اپنی اس تالیف میں اس اختلاف پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت خلافت کے بعد رونما ہوا اس نے اس اختلاف کے نہ صرف تفصیلی حالات بیان کئے ہیں بلکہ ان کا پس منظر بیان کر کے اور قدیم و جدید مورخین کے خیالات کو سامنے رکھ کر متعلقہ سوالات پر مفصل بحث بھی کی ہے۔ مورخین کے درمیان اس دور کے حالات و واقعات کی تشریح و تعبیر میں زبردست اختلاف موجود ہے۔ مولف کتاب ہذا نے اپنی دیگر تالیفات کی طرح اس معاملے میں بھی درمیانی اور غیر جانبدارانہ روش اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ ہر شخص کو اس کے اخذ کردہ تمام نتائج سے کامل اتفاق ہو ہمارے نزدیک بعض امور میں یقیناً مولف سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے تاہم مولف کا یہ انداز کہ اس نے پس منظر پر بحث کر کے واقعات کو محققانہ رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اپنے رنگ میں بہت خوب ہے۔ مزید برآں لائق مترجم نے نہایت سادہ سلیس اور بامحاورہ اردو میں اسے منتقل کرنے میں جو محنت اٹھائی ہے وہ بھی بہت قابل داد ہے حق یہ ہے کہ انہوں نے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے اول سے آخر تک یہ شبہ بھی نہیں گزرتا کہ ہم اصل کتاب نہیں بلکہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں یہی ترجمے کی اصل خوبی ہے جو اس میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ طباعت و تجلید بہت عمدہ ہے اور کاغذ بہت نفیس۔ اس لحاظ سے قیمت بھی واجبی ہے۔

---

# "اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ"

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ۔ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ۔ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (سورۃ توبہ ع)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو (اس وعدے کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ اُن کو جنت ملے گی ۔ اور اللہ (تعالیٰ) سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا اور کون ہے؟ پس (اے مومنو) اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے! اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے!!!

(ناظر مال وقف جدید ربوہ)

---

# مقامی جماعتوں کی توجہ کیلئے

سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ بجٹ سالِ رواں (۶۲-۱۹۶۱ء) بھجواتے وقت نومبائعین اور نو روزگار شامل بجٹ احباب کا ذکر بجٹ فارموں میں صراحت سے کیا جائے تا نظارت بیت المال اس جہت سے چندوں کی ترقی کا صحیح جائزہ لے سکے۔ جن دوستوں کو سلسلہ میں شامل ہوئے دو سال سے کم عرصہ ہوا ہو انہیں نو مبائعین تصور کیا جائے اور رواں سال یا گذشتہ سال میں برسرِ روزگار ہونے والے احباب کو نو روزگار سمجھا جائے۔

انسپکٹران بیت المال بھی بجٹوں کی پڑتال کرتے وقت اس ہدایت کو مدنظر رکھیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

# تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔
(ناظر علیا)

نام جماعت و ضلع ~~~~ نام جماعت و ضلع

### پاڑہ چنار ضلع کوہاٹ

صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ
حکیم محمد اجمل صاحب انور سیکرٹری مال

### ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

چوہدری علم الدین صاحب۔ وائس پریذیڈنٹ
چوہدری عنایت اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ
منشی نصیر احمد صاحب۔ " اصلاح وارشاد
چوہدری نور احمد صاحب " زراعت

### ڈیکی ضلع سیالکوٹ

حکیم شریف احمد صاحب پریذیڈنٹ
" " سیکرٹری مال

### کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ

چوہدری محمد خورشید صاحب۔ پریذیڈنٹ
مستری عبدالرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری مال

### چکانوالی فارم ضلع گوجرانوالہ

چوہدری محبوب عالم صاحب۔ پریذیڈنٹ
میاں محمد شفیع صاحب۔ سیکرٹری مال
چوہدری ناصر احمد صاحب۔ محاسب

### ڈیرہ غازیخاں

ملک عبدالکریم صاحب۔ سیکرٹری مال
مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر " تعلیم

### لالی پور ضلع ملتان

چوہدری ولی احمد صاحب۔ سیکرٹری مال

### کندیاں ضلع میانوالی

ملک مبارک احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ۔ امین
محمد امین صاحب۔ سیکرٹری مال
چوہدری محمد شریف صاحب۔ سیکرٹری امور عامہ
سید عبدالسنان شاہ صاحب " اصلاح وارشاد
" " آڈیٹر

### لیاقت آباد ضلع میانوالی

سید مقصود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ
سید مبارک احمد صاحب۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد
سید بشارت شاہ صاحب " امور عامہ

### علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ

مولوی غلام محمد صاحب۔ سیکرٹری مال

### بہادر گڑھ ضلع ٹپرا مشرقی پاکستان

مولوی غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ
مولوی فضل الرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری مال

### گائی باندھا ضلع رنگپور

مولوی عبدالسبحان صاحب۔ پریذیڈنٹ
مولوی عبدالمظہر صاحب۔ سیکرٹری مال

### کشٹیا مشرقی پاکستان

محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ
خلافت علی شاہ صاحب۔ سیکرٹری مال

### چوڈنگا مشرقی پاکستان

محمد مسلم باری صاحب پریذیڈنٹ
محمد حارس علی صاحب۔ سیکرٹری مال

### دیوگرام ضلع پٹرہ

چوہدری محبوب الرحمٰن صاحب۔ پریذیڈنٹ

### کہرم پور ضلع ٹپرا

غلام مولا صاحب خادم پریذیڈنٹ
عبدالمالک صاحب خادم سیکرٹری مال

### برانگاؤں ضلع سلہٹ

مولوی اکبر احمد صاحب پریذیڈنٹ
مولوی عبدالقادر صاحب۔ سیکرٹری مال

### رکابی بازار ضلع ڈھاکہ

ڈاکٹر محمد نور حسین صاحب۔ پریذیڈنٹ
محمد عبدالرؤف صاحب۔ سیکرٹری مال

### دیناج پور ضلع دیناج پور

حکیم سید محمد ہاشم صاحب پریذیڈنٹ
حامد حسین خانصاحب۔ سیکرٹری مال

### نٹائی ضلع ٹپرا

رفیق اللہ صاحب سکدر پریذیڈنٹ
سعید اللہ صاحب سکدر۔ سیکرٹری مال

### پاربتی پور ضلع دیناج پور

ڈاکٹر ابو الحسین صاحب۔ پریذیڈنٹ
عبدالمجید صاحب۔ سیکرٹری مال

### جمالپور ضلع سلہٹ

محمد حنیف صاحب۔ پریذیڈنٹ

### کمالپور ضلع نواکھلی

مخلص الرحمٰن صاحب۔ پریذیڈنٹ
رحمت اللہ صاحب سکرٹری مال

### بشنوپور ضلع ٹپرا

ماسٹر وزیر علی صاحب۔ پریذیڈنٹ
رضاء الدین صاحب بھوئیں۔ سکرٹری مال

### اتہلی ضلع کشٹیا

مولوی امیر حسین صاحب۔ پریذیڈنٹ
مولوی مطیع الرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری مال

# فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کیلئے
# چندہ کی اپیل

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر اسوقت سب سے بڑا بوجھ فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول کا ہے۔ اس سکول کی عمارت کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔ اور قیمت بھی ادا کر دی گئی ہے۔

اب عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس کے لئے گزشتہ سال سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔ اس سال ہم نے تیس ہزار کی رقم جمع کرنی تھی۔ ہمارے مالی سال پر سات ماہ گزر چکے ہیں۔ اور صرف چار ہزار کے قریب چندہ جمع ہوا ہے۔ اس سکول کی عمارت اسوقت تک شروع نہیں ہو سکتی جب تک پچاس ساٹھ ہزار چندہ جمع نہ ہو جائے۔

لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کریں اور بہت جلد اتنی رقم جمع کر دیں۔ تاکہ عمارت شروع کر دی جائے کسی ایک کام کو سالوں نہیں لٹکانا چاہیئے۔

لجنہ اماء اللہ کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو بہن یا بھائی ایک سال کے اندر -/۱۵۰ روپے کی رقم ادا کریں ان کے نام عمارت پر کھدوائے جائینگے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

# قابلِ تقلید امثلہ

وصایا کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پیغام مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۱ء میں ایک ارشاد یہ بھی تھا کہ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ اپنے معیار وصیت کو بڑھائیں۔ حضور کے اس ارشاد سے متاثر ہو کر جن دوستوں نے اپنی وصایا میں اضافہ کیا ہے ان کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور بہت سے دوسرے دوستوں کے لئے یہ قربانیاں قابل تقلید مثالیں بنیں۔

| نام وایڈریس | نمبر وصیت | تاریخ تبدیلی شرح | پہلی شرح | موجودہ شرح |
|---|---|---|---|---|
| چوہدری منصف خان صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محلہ دارالیمین ربوہ | ۸۵۲۰ | ۱/۵/۶۱ | ۱/۱۰ | ۱/۹ |
| عادل ایاز صاحب ماڑی پور کراچی | ۱۵۷۹۸ | اپریل ۱۹۶۱ء | ۱/۱۰ | ۱/۸ |
| رحمت علی صاحب نیشنل فین فیکٹری شاہدرہ لاہور | ۶۷۶۸ | ۱/۵/۶۱ | ۱/۱۰ | ۱/۹ |
| عبدالمجید خانصاحب دارالنصرۃ ربوہ | ۳۷۷۰ | اپریل ۱۹۶۱ء | ۱/۱۰ | ۱/۹ |
| میاں محمد یوسف خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور | ۲۷۱۱ | " ۱۹۶۱ء | ۱/۱۰ | ۱/۹ |
| زینب اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم لاہور | ۲۵۰۷ | " ۱۹۶۱ء | ۱/۸ | ۱/۷ |

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

# ایک گمنام خط کا جواب

دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک صاحب کا ۳ مئی کا لکھا ہوا خط ہم رجسٹری کو ملا ہے۔ جس میں دفتر کے خلاف ایک شکایت کا اظہار کر کے بعض سوالات کا جواب طلب کیا گیا ہے۔ مگر صاحب فرستندہ خط نے اپنا نام لکھنے سے سہواً نہیں بلکہ ارادۃً گریز کیا ہے اور صرف "دعاگو" لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر جواب دئے جانے کی خواہش کی ہے "دارالفضل ۹۰/۳ سیالکوٹ شہر"

چونکہ صاحب خط نے اپنا نام مخفی رکھا ہے اور ہمارے علم میں پاکستان میں "سیال شہر" بھی کوئی نہیں ہے۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ خط کا جواب لینے کے لئے وہ اپنا نام لکھیں اور یہ بھی تحریر فرما دیں۔ کہ "سیالک شہر" کہاں اور کس ضلع میں واقع ہے۔ ورنہ خط کا جواب اور جواب بھی ایسے غیر معروف مقام پر دینے کے لئے دفتر ہذا پابند نہیں ہے۔

---

دعائے نعم البدل۔ مولوی عطا محمد صاحب ربوہ کا بیٹا محمد رفیق عمر چار ماہ وفات پا گیا ہے۔ اس سے قبل مولوی صاحب موصوف کے چار بچے فوت ہو چکے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ صبر جمیل نعم البدل کے لئے دعا فرماویں۔ (رشید احمد سلیم معلم وقف جدید ڈیوکے ضلع سیالکوٹ)

# خلا اور اس کی تسخیر

خلائی پرواز کے سلسلہ میں جب ہم خلا یا فضائے بسیط کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے وہ خلا مراد ہوتا ہے۔ جہاں فضائے ارضی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ فضا (یعنی گیسوں کا وہ غلاف جس میں زمین لپٹی ہوئی ہے) کسی خاص مرحلہ پر پہنچ کر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ہم زمین سے جس قدر دور ہٹتے جاتے ہیں۔ ہوا کی کثافت اتنی ہی کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم دس میل کی بلندی پر پہنچتے ہیں تو ہوا کا دباؤ سطح سمندر کے مقابلہ میں دسواں حصہ رہ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فضائی غلاف کی کثافت صرف دس فیصد رہ جاتی ہے۔ بیس میل کی بلندی پر دباؤ مزید کم ہو کر صرف ایک فیصد رہ جاتا ہے۔ یعنی عملی طور پر وہاں فضا کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

کیا اس جگہ خلا شروع ہو جاتی ہے؟ سائنس دانوں کے نقطہ نظر سے نہیں کیونکہ خلا میں پرواز کے لئے یہ کثافت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ اور فضا کی اتنی کثافت بھی کسی متحرک چیز کی رفتار میں کچھ نہ کچھ رکاوٹ ضرور ڈالتی ہے۔ خلا میں پرواز کے لئے خلا کا آغاز اس مرحلے پر ہوتا ہے جہاں فضا کسی پرواز میں ذرا بھی رکاوٹ نہ ڈال سکتی ہو اس کے لئے بھی کم سے کم ایک سو پچاس میل کی بلندی پر جانا ہوگا۔ لیکن وہاں پہنچ کر بھی "خلا" بالکل خالی نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ کائنات میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں "خلا" مکمل طور پر خالی ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہاں ہوا کا دباؤ اتنا کم ہوتا ہے کہ اس کی پیمائش نہیں کی جاسکتی اس لئے ہم آسانی کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جگہ بالکل خالی ہوتی ہے۔

وہاں چونکہ ہوا نہیں ہوتی اس لئے کوئی آواز بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آواز کی لہروں کو حرکت کرنے کا کوئی ذریعہ میسر نہیں آتا۔ لیکن روشنی کی لہریں۔ ریڈیائی لہریں اسی طرح کی دوسری شعاعیں (مثلاً "ایکس" شعاعیں اور گاما شعاعیں) فضا کی تابع نہیں ہوتیں۔ بلکہ اس قسم کی بعض شعاعیں خلا میں نسبتاً زیادہ سرگرم عمل ہوتی ہیں اس کے علاوہ خلا میں بہت چھوٹے چھوٹے ذرات بھی بکھرے ہوتے ہیں جن سے جوہری شعاعیں نکلتی رہیں۔

## بے وزنی کی کیفیت

خلا کی جانب پرواز کے دوران میں آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ زمین کی کشش بھی کم ہوتی جاتی ہے اور انسان کا وزن گھٹتا جاتا ہے۔ بے وزنی کی کیفیت کے بارے میں آجکل اتنی باتیں کہی جارہی ہیں کہ اس کے مفہوم کے بارے میں کچھ الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ یہ کہنا ایک بالکل لغو بات ہے کہ خلا میں پہنچتے ہی وزن باقی نہیں رہ جاتا۔ بے وزنی کی کیفیت بھی خلا کی ایک خصوصیت ہے، لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خلا میں جتنی بار بھی پرواز کی گئی ہے یا اس کے جتنے بھی منصوبے بنائے گئے ہیں خلا کا مسافر زیادہ تر وقت میں بے وزنی کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ یہ بات بظاہر متضاد سی معلوم ہوتی ہے اور اس کی وضاحت ضروری ہے

وزن دراصل زمین کی کشش سے پیدا ہوتا ہے۔ نیوٹن نے زمین کی کشش کا جو تصور پیش کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ مادہ کا ہر ذرہ دوسرے ہر دوسرے ذرہ کو اپنی جانب کھینچتا ہے اور ان کی کشش کی قوت ان کے مادہ کی کثافت اور ان کے درمیان فاصلے کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے یہی بات سیدھے سادے الفاظ میں یوں کہی جاسکتی ہے کہ اگر کسی جگہ دو چیزیں ہوں تو ہر ایک دوسری کو اپنی جانب کھینچے گی۔ ان میں سے کسی ایک کی کثافت اگر زیادہ ہو تو بڑی چیز چھوٹی چیز کو زیادہ قوت کے ساتھ کھینچے گی اور ان کے درمیان فاصلہ جتنا بڑھتا جائیگا ان کی کشش اتنی ہی کمزور ہوتی جائے گی۔

جو چیزیں زمین پر یا اس سے بالکل قریب ہیں ان پر زمین کی کشش سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ کیونکہ زمین اور اس کی آس پاس کی فضا میں کرہ ارض سے زیادہ بڑی اور کثیف چیز کوئی نہیں ہے۔ اسی کشش کی وجہ سے نیوٹن نے سیب کو گرتے دیکھا تھا۔ حالانکہ اس سیب نے زمین کو اپنی جانب کھینچنے کی ہر امکانی کوشش کی تھی۔ اپنی جانب کھینچنے کی یہ طاقت یعنی کشش ثقل خلائی تسخیر کے ڈرامے میں ولین کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی موجودگی کے بغیر خلائی سفر بچوں کا کھیل بن جاتا۔

فاصلہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ چونکہ زمین کی کشش کم ہوتی جاتی ہے (اصولی طور پر یہ کسی جگہ پہنچ کر ختم نہیں ہوتی) اس لئے خلائی مسافر کشش ارض کا کوئی توڑ دریافت کرے۔ تو وہ اس جگہ تک پہنچ سکتا ہے جہاں زمین کی کشش غیر مؤثر ہو جاتی ہے کشش ثقل یا زمین کے دائرہ کشش سے باہر نکل جانے کا یہی مفہوم ہے۔ اس صورت حال سے دوچار ہونے والے انسان میں بے وزنی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ خلا میں جس بلندی پر پہنچ کر یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے وہ ہمارے اندازے سے بہت زیادہ ہے۔ زمین سے ڈیڑھ سو بلکہ دو سو میل بلند اٹھنے کے بعد بھی اس کی کشش قریب قریب اتنی ہی مؤثر ہوتی ہے جتنی کہ خود سطح زمین پر پائی جاتی ہے لیکن کوئی شخص کسی مصنوعی سیارے میں بیٹھ کر اتنی بلندی پر زمین کے گرد چکر لگائے تو وہ مکمل طور پر بے وزن ہوگا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ زمین کے گرد گھومتے والا مصنوعی سیارہ زمین کی کشش کی مزاحمت نہیں کرتا۔ اور کشش ثقل اسی وقت محسوس ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص زمین کے مخالف سمت جائے۔

کشش ارض کی یہ کیفیت سمجھنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کے دائرے سے کس طرح نکلا جائے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ زمین کی کشش کے خلاف بڑھنے کی قوت پیدا کی جائے۔ یہ طاقت جتنی زیادہ ہوگی کشش کی قوت اتنی ہی کامیابی کے ساتھ غیر مؤثر بنائی جاسکتی ہے۔ کوئی پتھر جتنی زور سے پھینکا جاتا ہے وہ زمین پر گرنے سے قبل اتنی ہی زیادہ دور تک جاتا ہے اگر پتھر بہت زیادہ طاقت سے پھینکا جائے تو وہ دائرہ کشش سے باہر بھی نکل سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے پتھر کو پچیس ہزار میل فی گھنٹہ کی قوت پرواز حاصل کرنا ہوگی۔

## زمین کی کشش

کوئی چیز اگر کچھ کم قوت سے سفر کرے یعنی اس کی رفتار اٹھارہ ہزار میل فی گھنٹہ ہو تو وہ دائرہ کشش سے نکل جائے گی۔ لیکن ایک مرحلے پر اس کی رفتار اور زمین کی کشش کی قوت مساوی ہو جائے گی اور وہ زمین کے گرد گھومنا شروع کر دے گی۔ اس کا مدار گول بھی ہو سکتا ہے اور بیضوی بھی۔ اس کا انحصار متعلقہ چیز کی قوت پرواز پر ہوتا ہے۔ کوئی چیز اگر دائرہ نما مدار بنانا چاہے تو اس کے لئے اٹھارہ ہزار میل فی گھنٹہ قوت پرواز ضروری ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی قوت پرواز کس طرح پیدا کی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف راکٹ کے ذریعے کیونکہ وہ خلا میں بڑی عمدگی سے پرواز کرسکتا ہے راکٹ کے لئے ایک مخروطی خول استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں کوئی ایندھن جلایا جاتا ہے اسے جلانے سے جو گیس تیار ہوتی ہے وہ خول کے پچھلے سرے سے ایک نالی کے ذریعے بڑی تیزی کے ساتھ باہر نکلتی ہے۔ اس کے رد عمل سے راکٹ آگے کی طرف بڑھتا ہے گیس کے باہر نکلنے کی رفتار جتنی بھی تیز ہوگی راکٹ اسی سرعت کے ساتھ آگے بڑھے گا، راکٹ کی رفتار کا دارومدار اس کے وزن پر بھی ہوتا ہے۔ اس کا وزن جتنا ہی کم ہوگا، وہ اتنا ہی زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھیگا اس سے راکٹ تیار کرنے کے بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر راکٹ کو بہت زیادہ تیزی سے پرواز کرنا ہے تو اس میں کافی ایندھن کی ضرورت ہوگی۔ لیکن ایندھن زیادہ ہونے کے باعث اس کا وزن بھی بڑھ جائے گا اور راکٹ بھی بڑا بنانا ہوگا۔ یہ مسئلہ اس طرح حل کیا گیا ہے کہ ایک سے زائد مرحلوں والے راکٹ تیار کئے گئے ہیں اگر ایک ہی راکٹ میں دو تین خول اس طرح لگا دیئے جائیں کہ پہلے خول کا ایندھن ختم ہو اور اس سے متعلق حصہ از خود بخود نکل کر گر پڑے۔ تو راکٹ کا دوسرا مرحلہ قوت پرواز مہیا کرنے لگے۔ اور جب اس کا ایندھن بھی جل جائے تو تیسرا حصہ کام شروع کر دے۔ وزن کی بتدریج کمی کے ساتھ راکٹ کی رفتار بھی تیز تر ہوتی جاتی ہے خلائی پرواز کے تمام منصوبے ایک سے زائد مرحلوں والے ہی راکٹوں کی بنیاد پر تیار کئے جاتے ہیں۔



## محکمہ ڈاک و تار پاکستان

آئندہ امتحان ریڈیو ٹیلیگراف اوپریٹرس سرٹیفکیٹ ۲۶ ۲ ۶/۶۱ سے کراچی لاہور ڈھاکہ و چٹاگانگ ہیں

درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول تین پاسپورٹ سائز فوٹو ۸ ۶/۶۱ تک بنام ڈائرکٹر جنرل پی اینڈ ٹی کراچی۔ معبورت کراچی سینٹر اور بنام جنرل مینجر ٹیلی کمیونیکیشن لاہور معبورت لاہور سینٹر فارم درخواست ان سے طلب ہوں۔

(ڈی پی سی ۶/۶۱)

(ناظر تعلیم ربوہ)

## ایرانی فوج کے پانچ جرنیل گرفتار کر لئے گئے

### رشوت ستانی، غبن اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات

تہران ۱۵ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ کل ایرانی فوج کے پانچ جرنیل گرفتار کر لئے گئے ان پر رشوت ستانی غبن۔ سرکاری رقوم کی خرد برد اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات ہیں۔

گرفتار شدگان کے نام یہ ہیں (۱) جنرل ہدی عولی علوی مقدم ——— ایران کے وزیر داخلہ رہ چکے ہیں۔ (۲) جنرل علی اکبر ذرغم ——— وزیر مالیات اور وزیر مواصلات رہ چکے ہیں۔ (۳) جنرل مجالی ——— وہ فوج میں شعبہ سراغ رسانی کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ (۴) جنرل محمد دفتری وہ آرمی آرسنل اور جسمانی تربیت کی تنظیم کے سربراہ رہے ہیں (۵) جنرل روح اللہ ——— وہ جنرل فتریز کے افسر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ تفتیش اور فرد جرم کی تکمیل کے بعد ان پانچوں فوجی جرنیلوں پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ بعض دوسرے سول افسروں پر عام عدالتوں میں مقدمے چلائے جائیں گے۔

ایران کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر علی امینی نے کل تین کمیٹیاں قائم کیں۔ جو موجودہ اور سابقہ سرکاری افسروں کے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات کی تحقیقات کے بعد عدالتوں میں مقدمے پیش کریں گی!

## امریکہ سب سے بڑی تاجر قوم ہے

نیویارک ۱۵ مئی۔ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ اب برطانیہ کی جگہ دنیا کی سب سے بڑی تاجر قوم بن چکا ہے اس رپورٹ میں جو اقوام متحدہ کے ایک صنعتی سالنامہ میں دی گئی ہے کہا گیا ہے کہ دنیا کی پندرہ فی صد تجارت اس وقت امریکہ کے ہاتھ میں ہے جبکہ دنیا کی دس فیصد تجارت پر قبضہ برطانیہ کا ہے!

## لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آؤ آج ہم نئے عزم اور نئے جوش سے اٹھیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الٰہی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالیں کہ ہم کو دیکھ کر لوگ پکار اٹھیں کہ یہ احمدی ہیں یہ اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہیں یہ گناہ اس طرح بدکتے ہیں جس طرح گھوڑا اپنے سائے سے بدکتا ہے۔ بیشک جماعت احمدیہ کے افراد نے بڑی حد تک یہ مقام حاصل کیا ہے لیکن ابھی بڑی گنجائش باقی ہے۔ ہم کو اس طرح بن جانا چاہیئے کہ جس طرف نکلیں ہماری خوشبو سے فضائیں مہکنے لگے۔ جس انجمن میں ہمارا قدم پڑے اس میں چراغاں ہو جائے جس کسی سے ملیں اس کا دل پگھل جائے۔ یہی تبلیغوں کی تبلیغ ہے اسلام کی تجدید و احیاء اسی طرح ہو سکتی ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔ جب ہم اس طرح بن جائیں گے تو ہمارا دل ہمارا نہیں رہے گا۔ ہماری روح ہماری نہیں رہے گی۔ اور نہ ہمارے مال ہمارے رہیں گے۔ بلکہ یہ سب کچھ خدا کا ہو جائے گا۔ ہم جس طرف جائیں گے الٰہی نور کا ایک ہالہ ہمارے چہروں کو گھیرے ہو گا۔ ہم کو دیکھ کر لوگ اپنے اندھیروں سے باہر نکل آئیں گے۔ اور نور ازلی میں مدغم ہو جائیں گے۔

## درخواست دعا

میرے بھائی عبدالحلیم صاحب صادق بی اے آنرز کا امتحان ایف۔ای۔ایل شروع ہے اس کے کامیابی اور احسن طریقہ سے مکمل ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(مگلزار احمد راجپوت ذرگر چنیوٹ)





## محلہ دارالرحمت غربی میں تربیتی اجلاس

ربوہ۔ آج ۱۵/۵/۶۱ کو بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت غربی میں ایک اجلاس ہو رہا ہے جس میں بعض مبلغین سلسلہ تقاریر فرمائیں گے اور چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال سلائیڈز دکھلائیں گے۔ احباب کثرت سے شامل ہو کر افادہ حاصل کریں۔

(سیکرٹری تحریک جدید لوکل انجمن ربوہ)





رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴